

# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 9 نومبر 1964

کمشنر آف انکم ٹیکس، گجرات

بنام

کیشولال للوبھائی پٹیل

کے سباراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری، جسٹسز]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11، سال 1922)۔ خود سے حاصل کی گئی جائیداد کو ہندو غیر منقسم خاندان میں ڈال دیا گیا۔ اس کے بعد ہندو غیر منقسم خاندان کے اراکین کے درمیان تقسیم ہوئی۔ آیا جائیداد بیوی اور نابالغ بیٹے کو منتقل کی گئی تھی وہ دفعہ 16 (3) (a) (iii) اور (iv) کے تحت بالواسطہ منتقلی کے مترادف تھی۔

تخمینہ سال 1952-53 تک، ٹیکس دہندگان کا اندازہ ایک فرد کے طور پر کیا جاتا تھا۔ 18 اپریل 1951 کو انہوں نے حلف نامہ میں کہا تھا کہ وہ اپنی تمام خود ساختہ جائیدادوں کو ہندو غیر منقسم خاندان کے مشترکہ معجون میں ڈال رہے ہیں جس میں وہ اور ان کے دو بیٹے شامل ہیں، جن میں سے ایک بالغ اور دوسرا نابالغ ہے۔ 12 جون 1951 کو اس غیر منقسم خاندان کے متعدد افراد کے درمیان زبانی تقسیم کی گئی اور اس کے نتیجے میں کچھ جائیدادیں ٹیکس دہندہ کی بیوی اور اس کے نابالغ بیٹے کو منتقل کر دی گئیں۔

سال 1952-53 کے تخمینے کے لئے، ٹیکس دہندگان نے دعویٰ کیا کہ ان کی خود حاصل کردہ جائیداد کو مشترکہ خاندانی جائیداد میں تبدیل کرنے اور اس کے بعد کی تقسیم کو

مد نظر رکھتے ہوئے تخمینہ لگایا جانا چاہئے۔ اپیلٹ ٹریبونل نے انکم ٹیکس افسر اور اسسٹنٹ اپیلٹ کمشنر کے اس حکم کی توثیق کی کہ انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 16(3) کے تحت جائیداد کی بالواسطہ منتقلی ہے، جس میں اس بنیاد پر ٹیکس دہندگان کے دعوے کو مسترد کر دیا گیا تھا کہ کسی کی خود ساختہ جائیداد کو معجون میں ڈالنا اور اس کے بعد ہندو غیر منقسم خاندان کے اراکین کے درمیان تقسیم کرنا جائیداد کی بالواسطہ منتقلی تھی۔ تاہم، اس کے حوالہ پر، ہائی کورٹ کا خیال تھا کہ مذکورہ لین دین ایکٹ کی دفعہ 16(3)(a) (iii) اور (iv) کے معنی کے اندر براہ راست یا بالواسطہ منتقلی کے مترادف نہیں ہے۔

حکم ہوا کہ: دفعہ 16(3)(a)(iii) یا (iv) سے پہلے جن دو شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے وہ یہ ہیں:

- (i) اثاثے شوہر کی طرف سے بیوی یا نابالغ بچے کو منتقل کیے جائیں۔ اور
- (ii) انہیں براہ راست یا بالواسطہ طور پر منتقل کیا جانا چاہئے۔

دفعہ 16(3)(a)(iii) اور (iv) میں صرف 'منتقلی' کا لفظ آتا ہے اور دفعہ 16(3)(c) کی زبان سے موازنہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں اس کا استعمال سخت معنوں میں کیا گیا ہے نہ کہ ہر اس معنی میں جس کے ذریعے جائیداد ایک سے دوسرے میں منتقل ہو سکتی ہے۔ [103 D-G]

فلپ جان پلاسٹ تھامس بمقابلہ C.I.T کلکتہ، [1964] 2 S.C.R. 430 کا حوالہ دیا گیا۔

اگرچہ لفظ 'براہ راست یا بالواسطہ' کا مقصد بالواسطہ منتقلی ہے، پھر بھی منتقلی ہونی چاہیے اور لفظ 'بالواسطہ' لفظ 'منتقلی' کی اہمیت کو ختم نہیں کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر خود سے حاصل کی گئی جائیداد کو معجون میں ڈالنے کے عمل کو منتقلی سمجھا جاتا ہے، تو مشترکہ ہندو خاندانی جائیداد کی تقسیم سخت معنوں میں منتقلی نہیں ہے اور اس لئے دفعہ 16(3)(a) (iii) اور (iv) کی دفعات اس کی طرف راغب نہیں ہوتی ہیں۔ [104 A, G; 105 C-D]

C.I.T بمقابلہ سی ایم کوٹھاری، [1964] 2 S.C.R. 531۔ ممتاز شدہ۔

گٹہ رادھا کرستانا بمقابلہ گٹا سر سہا، I.L.R (1951) 607 مدراس، ایم کے اسٹریمن  
بمقابلہ C.I.T مدراس، 41 I.T.R 297 اور جگن ناتھ بمقابلہ ریاست پنجاب،  
(1962) 64 P.L.R 22 کی منظوری دی گئی۔

پوٹس ایگزیکٹرز بمقابلہ ان لینڈ ریونیو کے کمشنرز، 32 T.C 211 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1022، سال 1963۔

انکم ٹیکس ریفرنس نمبری 16، سال 1960 میں گجرات ہائی کورٹ کے 28 اپریل  
1961 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے این راج گوپال شاستری اور آر این سچتھی۔

مدعا علیہ کی طرف سے اے وی وشونا تھ شاستری، جے پی پنڈت، ٹی اے رام چندرن،  
جے بی داداچرن جی، اوسی ماتھر اور رویندر نارائن شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ سیکری نے سنایا، جسٹس

یہ گجرات ہائی کورٹ کی جانب سے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 66A(2)  
کے تحت دیے گئے سرٹیفکیٹ پر اپیل ہے، جسے بعد میں ایکٹ کہا جاتا ہے، اور اس میں  
ایکٹ کی دفعہ 16(3)(a)(iii) اور دفعہ 16(3)(a)(iv) کی تشریح شامل ہے۔  
حقوق متنازعہ نہیں ہیں اور انکم ٹیکس افسر اور اسسٹنٹ اپیلیٹ کمشنر کے نتائج کو ریکارڈ کرنا  
ضروری نہیں ہے۔ اپیلیٹ ٹریبونل کے حکم سے متعلقہ حقائق نکالنا کافی ہے۔

مدعا علیہ کیشو لال لوبھائی پٹیل، جنہیں بعد میں ٹیکس دہندگان کے طور پر جانا جاتا ہے، کا  
تخمینہ سال 1952-53 (31 مارچ، 1952 کو ختم ہونے والا اکاؤنٹنگ سال) تک 18  
اپریل، 1951 کو ایک فرد کے طور پر جائزہ لیا گیا تھا۔ انہوں نے احمد آباد کی ضلعی  
عدالت کے ڈپٹی نذیر کے سامنے حلف نامہ پیش کرتے ہوئے حلف نامہ میں درج اپنی  
تمام خود ساختہ جائیدادوں کو ہندو غیر منقسم خاندان کے مشترکہ معجون میں ڈال دیا،  
جس میں وہ اور ان کے دو بیٹے شامل تھے۔ ٹیکس دہندگان کی ایک بیوی اور دو بیٹے تھے،  
جن میں سے ایک بالغ اور دوسرا نابالغ تھا۔ تاہم، کھاتوں میں کوئی اندراج درج نہیں کیا

گیا تھا۔ 12 جون 1951 کو ہندو غیر منقسم خاندان کے متعدد افراد کے درمیان زبانی تقسیم ہوئی اور اس تقسیم کے مطابق کھاتوں میں اندراج کیا گیا۔ 26 جون 1951 کو ٹیکس دہندہ، اس کی بیوی اور بڑے بیٹے نے ضلعی عدالت کے سامنے ایک مشترکہ اعلامیہ پیش کیا۔ بعد ازاں 5 دسمبر کو ایک مشترکہ فرد حساب جاری کیا گیا۔ 1951، ریونیو کورٹ کے سامنے۔ اس کے بعد اس انتظامات کے مطابق جائیدادوں کو خاندان کے متعدد افراد کے نام پر منتقل کر دیا گیا۔

تخمینہ سال 1952-53 کے لئے، ٹیکس دہندگان نے دعویٰ کیا کہ خود حاصل کردہ جائیداد کو مشترکہ خاندانی جائیداد میں تبدیل کرنے اور اس کے بعد تقسیم کو مد نظر رکھتے ہوئے تخمینہ لگایا جانا چاہئے۔ اپیلٹ ٹریبونل نے انکم ٹیکس افسر اور اسسٹنٹ اپیلٹ کمشنر کے اس حکم کی توثیق کی جس میں ٹیکس دہندگان کے اس دعوے کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا گیا تھا کہ "کسی کی خود ساختہ جائیداد کو معجون میں ڈالنا اور اس کے بعد ہندو غیر منقسم خاندان کے اراکین کے درمیان تقسیم ایکٹ کی دفعہ 16 (3) کے تحت جائیداد کی بالواسطہ منتقلی ہے۔" اپیلٹ ٹریبونل نے ٹیکس دہندگان کے کہنے پر مندرجہ ذیل سوال ہائی کورٹ کو بھیج دیا:

"آیا اس معاملے کے حقائق اور حالات کی بنیاد پر درخواست گزار کی خود ساختہ جائیداد اور اس کے بعد ہندو غیر منقسم خاندان کے اراکین کے درمیان تقسیم انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 16 (3) (a) (iii) اور (iv) کے معنی کے اندر جائیداد کی بالواسطہ منتقلی ہے؟

ہائی کورٹ نے مذکورہ سوال کا جواب ٹیکس دہندگان کے حق میں دیا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، اس نے ایکٹ کی دفعہ 66A (2) کے تحت ایک سرٹیفکیٹ دیا۔

ریونیو کے وکیل راج گوپال شاستری ہمارے سامنے زور دیتے ہیں کہ یہ قانون کی دفعہ 16 (3) (a) (iii) اور دفعہ 16 (3) (a) (iv) کے تحت ٹیکس دہندگان کے ذریعہ بالواسطہ منتقلی کا واضح معاملہ ہے۔ وہ لین دین کی صداقت سے اختلاف نہیں کرتا ہے۔ وہ کہتے ہیں: 18 اپریل 1951 کے حلف نامہ کے پیش منظر کو دیکھیں۔: تنازعہ جائیداد

ٹیکس دہندگان کی ملکیت تھی۔ پھر تقسیم کے بعد کی حیثیت پر نظر ڈالیں۔ جائیدادیں بیوی اور نابالغ بیٹے کے پاس آتی ہیں۔ ان کے مطابق، ان دونوں حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ منتقلی ہوئی تھی، اور یہ بالواسطہ منتقلی تھی کیونکہ مشترکہ ہندو خاندان کو ٹیکس دہندگان نے بیوی اور نابالغ بیٹے کو جائیداد منتقل کرنے کے لئے صرف ایک رسائی کے طور پر استعمال کیا تھا۔

دفعہ 16(3)(a)(iii) اور (iv) درج ذیل ہیں:

"16(3) - تخمینہ کے مقصد کے لئے کسی بھی شخص کی کل آمدنی کا تخمینہ لگانے میں، اس بات کو شامل کیا جائے گا - (a) ایسے شخص کی بیوی یا نابالغ بچے کی آمدنی کا اتنا زیادہ حصہ جو براہ راست یا بالواسطہ طور پر پیدا ہوتا ہے۔

(iii) شوہر کی جانب سے بیوی کو براہ راست یا بالواسطہ طور پر منتقل کیے گئے اثاثوں سے، نہ کہ مناسب غور و خوض کے لیے یا علیحدہ رہنے کے معاہدے کے سلسلے میں؛ یا

(iv) نابالغ بچے کو براہ راست یا بالواسطہ طور پر منتقل کیے گئے اثاثوں سے، شادی شدہ بیٹی نہ ہونے کی وجہ سے، ایسے شخص کی طرف سے مناسب غور و خوض کے علاوہ؛"

ٹیکس دہندگان کے وکیل و شوہر شاستری کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں سخت معنوں میں کوئی منتقلی نہیں کی گئی ہے اور چونکہ یہ ٹیکس لگانے والا قانون ہے، اس لیے ان دفعات کو سختی سے سمجھا جانا چاہیے۔ ان کا کہنا ہے کہ نہ تو خود سے حاصل کی گئی جائیداد کو معجون میں ڈالنے کا عمل اور نہ ہی مشترکہ خاندانی جائیداد کی تقسیم دفعہ 16(3)(a)(iii) یا دفعہ 16(3)(a)(iv) کے معنی میں منتقلی تھی۔ اگر قانون سازی یہ ان اقدامات میں شامل ہونا چاہتی تو وہ ایک اور لفظ استعمال کر سکتی تھی، جیسے 'انتظام'۔

اتھارٹی کے علاوہ دفعہ 16(3)(a)(iii) کی زبان کو دیکھتے ہوئے مذکورہ شق کے اطلاق سے پہلے درج ذیل دو شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے:

(1) اثاثوں کو شوہر کی طرف سے بیوی کو منتقل کرنا ضروری ہے۔

(2) اثاثوں کو براہ راست یا بالواسطہ طور پر منتقل کیا جانا چاہئے۔

دو سوال پیدا ہوتے ہیں: کیا لفظ 'منتقلی' تکلیفی معنی میں استعمال ہوتا ہے یا مقبول معنوں میں؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ لفظ 'بالواسطہ' میں کیا سمجھا جاتا ہے؟

دفعہ 16(1)(c) کی زبان کو دیکھ کر لفظ 'منتقلی' کے معنی کا پتہ لگانے میں کچھ مدد حاصل کی جاتی ہے۔ اس شق میں قانون سازی نے 'تصفیہ'، 'انتظام' اور 'منتقلی' کے الفاظ استعمال کرتی ہے، اور 'تصفیہ یا انتظام' کے اظہار میں 'کوئی بھی انتظام، اعتماد، اقرار نامہ، معاہدہ یا انتظام' شامل ہے۔ اس شق میں لفظ 'ٹرانسفر' واضح طور پر سخت معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اگر قانون سازی دفعہ 16(3)(a)(iii) میں کوئی ایسا انتظام یا معاہدہ شامل کرنے کا ارادہ رکھتی تھی، جو منتقلی کے مترادف نہ ہو، تو وہ ان الفاظ کا استعمال کر سکتی تھی۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ لفظ 'منتقلی' سخت معنوں میں استعمال کیا گیا ہے نہ کہ 'ہر اس ذریعہ کو شامل کرنے کے معنی میں جس کے ذریعے جائیداد کو ایک سے دوسرے میں منتقل کیا جاسکتا ہے'۔ اس نتیجے کو اس بات سے تقویت ملتی ہے کہ جیسا کہ اس عدالت نے فلپ جان پلاسکیٹ تھامس بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، کلکتہ (1)، دفعہ 16(3) میں مشاہدہ کیا ہے، "مصنوعی آمدنی پیدا کرتا ہے اور اسے سختی سے سمجھا جانا چاہئے"۔

اب 'براہ راست یا بالواسطہ' کے اظہار کی بات کی جائے تو اس میں کوئی شک نظر نہیں آتا کہ قانون سازی کا مقصد بالواسطہ تبادلوں کو شامل کرنا تھا۔ اس کی ایک مثال انکم ٹیکس کمشنر بمقابلہ سی ایم کوٹھاری نے پیش کی ہے۔ لیکن پھر بھی اثاثوں کی منتقلی ہونی چاہئے۔ لفظ 'بالواسطہ' لفظ 'منتقلی' کی اہمیت کو ختم نہیں کرتا ہے۔

مسٹر راج گوپال شناستری انکم ٹیکس کمشنر بمقابلہ سی ایم کوٹھاری (1) کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ لیکن ہماری رائے میں یہ مقدمہ واضح طور پر مختلف ہے اور اس معاملے میں ہماری مدد نہیں کرتا ہے۔ اس معاملے میں، سی ایم کوٹھاری اور ان کے بیٹے دونوں اپنی بیویوں کے ہاتھ میں 30,000 روپے دینے کے خواہشمند تھے تاکہ وہ ایک گھر میں حصہ خرید سکیں۔ براہ راست رقم تحفے میں دینے کے بجائے، انہوں نے مندرجہ ذیل ڈیوائس پر حملہ کیا: سی ایم کوٹھاری بہو کو 30,000 روپے اور بیٹا ماں کو 30,000 روپے تحفے میں دیتا تھا۔ اس عدالت نے کہا کہ یہ ایک واضح آلہ اور ایک چال تھی اور دونوں باہمی لین دین دفعہ 16(3)(a)(iii) کے تحت 'بالواسطہ منتقلی' کے مترادف ہیں۔ دراصل، اس عدالت نے کہا کہ والد نے اپنے بیٹے کو رسائی کے طور پر استعمال کیا اور بیٹے نے اپنے والد کو 30,000 روپے تحفے میں دینے کے لئے رسائی کے طور پر استعمال کیا۔ مسٹر شناستری مندرجہ ذیل جملے میں ہدایت اللہ، جسٹس کے ذریعہ استعمال کردہ الفاظ "منتقلی کا سلسلہ" پر انحصار کرتے ہیں:

"اگر منتقلی کا سلسلہ لفظ 'بالواسطہ' سے نہ سمجھا جائے تو یہ قانون کے اس مقصد کو آسانی سے شکست دے سکتا ہے جو بیوی کی آمدنی کو شوہر کے ہاتھوں میں ٹیکس لگانا ہے، اگر بیوی کی آمدنی شوہر کی جانب سے منتقل کردہ اثاثوں سے پیدا ہوتی ہے۔"

لیکن سیاق و سباق میں، اگر ہم 30,000 روپے کے دو تحفوں کو کہہ سکتے ہیں، تو وہ باہمی تحائف کا حوالہ دیتے ہیں۔ یہ اصطلاح کے سخت معنی میں منتقلی ہیں۔ موجودہ معاملے میں کوئی کراس تحفے نہیں ہیں۔ دوسری طرف، ہمارے پاس اس معاملے میں، جائیداد کو معجون میں ڈالنا اور مشترکہ ہندو خاندان جائیداد کی تقسیم ہے۔ جیسا کہ بعد میں نشانہ ہی کی جائے گی، مؤخر الذکر کسی بھی قیمت پر منتقلی نہیں ہے۔

یہ ہمیں اس مقدمہ کے حقائق تک لے جاتا ہے، اور سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا سخت معنوں میں اثاثوں کی کوئی منتقلی ہے؟ اس میں کچھ اختلاف ہے کہ آیا خود حاصل شدہ جائیداد کو معجون میں ڈالنے کا عمل منتقلی ہے یا نہیں۔ ہمیں اس معاملے میں اس تنازعہ کو

ختم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آئیے مان لیتے ہیں کہ ایسا ہے۔ لیکن، کیا مشترکہ ہندو خاندانی جائیداد کی تقسیم سخت معنوں میں منتقلی ہے؟ ہماری رائے ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ یہ گٹھ رادھا کر سٹنایا بمقابلہ گٹھ سر سما (2) میں منعقد ہوا، سباراؤ، جسٹس، اس وقت کے مدراس ہائی کورٹ کے جج، کئی حکام کا جائزہ لینے کے بعد، اس نتیجے پر پہنچے کہ "تقسیم واقعی ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے مشترکہ استفادہ متعدد میں ایک استفادہ میں بدل جاتی ہے ہر ایک کا ایک سابقہ عنوان تھا اور اس وجہ سے اس عمل میں کوئی تبدیلی شامل نہیں ہے کیونکہ ایک نیا عنوان دینا ضروری نہیں ہے۔" مدراس ہائی کورٹ نے دفعہ 16 (3) (a) (iv) کے حوالے سے ایم کے ستریمین بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس (1) میں سوال کا دوبارہ جائزہ لیا۔ اس نے مشاہدہ کیا کہ "ظاہر ہے کہ اثاثوں کی منتقلی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جب سب کچھ ہوتا ہے حیثیت میں علیحدگی، حالانکہ حیثیت میں اس طرح کی علیحدگی کا نتیجہ یہ ہے کہ اب تک جو جائیداد مشترکہ وراثت کے پاس تھی اس کے بعد الگ ہونے والے ممبران کرایہ دار کے طور پر اپنے پاس رکھتے ہیں۔" خاندان کے منقسم افراد کے درمیان بعد میں ہونے والی تقسیم یا تو کرایہ داروں کی اس انجمن سے ان مشترکہ کرایہ داروں میں سے ہر ایک کو اثاثوں کی منتقلی کے مترادف نہیں ہے۔

جگن ناتھ بمقابلہ ریاست پنجاب (2) میں پنجاب ہائی کورٹ بھی اسی نتیجے پر پہنچی۔ ان حکام سے اتفاق کرتے ہوئے، ہم کہتے ہیں کہ جب مشترکہ ہندو خاندان کی جائیداد کی تقسیم کی گئی تھی، تو دفعہ 16 (3) (a) (iii) اور (iv) کے تحت بیوی یا نابالغ بیٹے کو اثاثوں کی منتقلی نہیں کی گئی تھی۔

مسٹر راج گوپال شاستری نے آخر کار دلیل دی کہ ہمیں لین دین کے مادے کو دیکھنا چاہئے۔ لیکن جیسا کہ لارڈ نارمنڈ نے پوٹس ایگزیکٹرز بمقابلہ کمشنرز آف ان لینڈ ریونیو (3) میں نشاندہی کی ہے، "عدالت کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے کہ ٹیکس کے مقاصد کے لئے اصل لین دین کو "مشینری" کے طور پر نظر انداز کیا جانا چاہئے اور یہ کہ مادہ یا مساوی مالی نتائج متعلقہ غور و فکر ہیں۔ یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ اگر تعمیرات کے ان

ڈھیلے اصولوں کو آزادانہ طور پر لاگو کیا جاتا تو وہ کئی صورتوں میں ٹیکس چوری سے نمٹنے کے لئے کافی ہوتے اور پارلیمنٹ کی مداخلت کی کم وجوہات ہوتی۔

نتیجے میں اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔